استخارہ کرنے کا سنت طریقہ

www.nazmay.com

استخارہ کی فضیلت احادیث میں بہت آئی ہے۔ رسول اللہ ﷺ فرماتے ہیں جو استخارہ کرلیا کرے وہ کبھی شرمندہ نہ ہوگا اور نہ نقصان اٹھائے گا اور استخارہ کرنا نیک نیتی کی علامت ہے۔ استخارہ نہ کرنا بدقسمتی ہے۔ آنحضرت ﷺ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو اس طرح استخارہ سکھاتے جس طرح قرآن کریم کی سورتیں سکھاتے۔

مختصر استخارہ!

اَللّٰھُمَّ خِرْ لِیْ وَاخْتَرْ لِیْ

یہ استخارہ اس وقت کیا جاتا ہے جب کوئی کام فوراً کرنا مقصود ہو مثلاً دوکان پر موبائل خریدنے گئے اب وہاں پر بہت ساری کمپنیوں کے موبائل موجود ہیں اب انسان اس کشمکش میں پڑ جاتا ہے کہ کونسا موبائل خریدے ایسی صورت میں فوراً مختصر استخارہ کرلے۔

اصل استخارہ کی یہ ترکیب ہے کہ دو رکعات نفل نماز پڑھ کر دعائے استخارہ پڑھی جائے اور ''ھٰذَا الْاَمْرَ'' کی جگہ اس کام کا نام لیا جائے جس کے کرنے کا ارادہ ہو۔ رسول اللہ ﷺ جب کسی کام کا ارادہ فرماتے تو اَللّٰھُمَّ خِرْ لِیْ وَاخْتَرْ لِیْ فرمایا کرتے۔ اور حضرت انس رضی اللہ تعالی عنہ سے فرمایا اے انس! جب تم کسی کام کا ارادہ کرو تو اپنے رب سے سات مرتبہ استخارہ کرلیا کرو اس کے بعد غور کرو جو بات تمھارے دل میں آئے اسی میں بھلائی ہے

(ترمذی ج۲ ص۱۹۰)

دعائے استخارہ یہ ہے!

اَللّٰھُمَّ اِنِّی اَسْتَخِیْرُکَ بِعِلْمِکَ وَ اَسْتَقْدِرُکَ بِقُدْرَتِکَ وَاَسْئَلُکَ مِنْ فَضْلِکَ الْعَظِیْمِ فَاِنَّکَ تَقْدِرُ وَلَآاَقْدِرُ وَتَعْلَمُ وَلَا اَعْلَمُ اَنْتَ عَلَّامُ الْغُیُوْبِ اَللّٰھُمَّ اِنْ کُنْتَ تَعْلَمُ اَنَّ ھٰذَا الْاَمْرَ خَیْرٌ لِّیْ فِیْ دِیْنِیْ وَمَعَاشِیْ وَعَا قِبَۃِ اَمْرِیْ فَاقْدِرْہُ لِیْ وَاِنْ کُنْتَ تَعْلَمُ اَنَّ ھٰذَا الْاَمْرَ شَرٌّ لِّیْ فِیْ دِیْنِیْ وَ مَعَاشِیْ وَعَاقِبَۃِ اَمْرِیْ فَاصْرِفْہُ عَنِّیْ وَاصْرِفْنِیْ عَنْہُ وَاقْدِرْ لِیَ الْخَیْرَ حَیْثُ کَانَ ثُمَّ ارْضِنِیْ بِہٖ

(ترمذی ج۲ ص۹۴۴)

نوٹ: (دو رکعات نماز نفل کے بعد یہ دعا اردو یا کسی اور زبان میں بھی مانگی جاسکتی ہے)

ترجمہ دعا!

''اے اللہ میں تیرے علم کے ساتھ بھلائی مانگتا ہوں اور قدرت چاہتا ہوں قدرت کے ذریعے اور مانگتا ہوں تیرے فضل سے کیوں کہ تو ہی قادر ہے' اور تو ہی جانتا ہے اور میں نہیں جانتا' تو غیبوں کا جاننے والا ہے' اے میرے اللہ! اگر تو جانتا ہے کہ یہ کام اچھا ہے میرے لئے' میرے دین اور دنیا اور میرے کام کے انجام میں تو' پھر اس میں میرے لئے برکت دے اور اگر تو سمجھتا ہے کہ یہ کام میرے لئے اچھا نہیں' میرے دین اور دنیا اور میرے کام کے انجام میں تو' اس کو مجھ سے پھیر دے اور مجھ کو اس سے پھیر دے اور میرے لئے بھلائی مقرر کردے' جس جگہ بھی ہو' پھر مجھ کو اس سے خوش کردے''۔

نوٹ: (یہ کام کی جگہ اس کام کا نام لے جو کرنا ہے)

جیسا کہ اس دعا کے مضمون سے ظاہر ہے کہ استخارہ کی حقیقت اور اس کی روح یہ ہے کہ بندہ اپنی عاجزی اور بے علمی کا احساس و اعتراف کرتے ہوئے اپنے علیم کل اور قادر

مطلق مالک سے رہنمائی اور مدد چاہتا ہے اور اپنے معاملہ کو اس کے حوالہ کر دیتا ہے کہ جو اس کے نزدیک بہتر ہو بس وہی کر دے، اس طرح گویا وہ اپنے مقصد کو اللہ کی مرضی میں فنا کر دیتا ہے، اور جب اس کی یہ دعا دل سے ہو جیسے کہ ہونا چاہئے تو ہو نہیں سکتا کہ اللہ تعالیٰ اپنے اس بندے کی رہنمائی اور مدد نہ فرمائے۔

استخارہ کرنے میں علمائے حقانی اور بزرگان دین نے چند اہم باتوں کی وضاحت فرمائی ہے ان کا ضرور خیال رکھیں:

(۱) استخارہ کیے لئے نفل پڑھنے میں رات کی یا بعد عشاء کی کوئی قید حدیث پاک میں نہیں ہے۔ لہذا چوبیس گھنٹے میں سے کسی بھی وقت (جو وقت نوافل کی ادائیگی کیلئے ممنوع یا ناجائز نہ ہو) نوافل ادا کر کے دعا کرلیں۔
(احسن الفتاویٰ جلد ۳ صفحہ ۴۷۹)

(۲) یہ کہ استخارہ خود کریں، اکثر لوگ دوسروں سے استخارہ کرواتے ہیں اور عاجزی کے طور پر کہتے ہیں کہ ہم تو گناہ گار ہیں۔ تو عرض یہ ہے کہ دنیا میں تو ہم سب گناہ گار ہیں ' گناہوں سے بچنے کی کوشش کریں اور توبہ کریں آئندہ گناہ نہ کرنے کا پکا ارادہ کریں اگر پھر بھی ہو جائے تو دوبارہ توبہ کریں، اور اللہ تعالیٰ سے مغفرت کی امید رکھیں، اس لئے اللہ تعالیٰ کا ایک نام کریم ہے اور کریم کا معنیٰ محدثین نے یہ لکھا ہے کہ "وہ ذات جو بغیر استحقاق اور قابلیت کے دیدے"۔
(مرقاۃ جلد ۳، صفحہ ۲۱۲)

لہذا اپنی نالائقی، نااہلیت اور گناہوں کے باوجو یَا کَرِیْمُ یَا کَرِیْمُ کہہ کہہ کر اللہ سے مانگیں اور شیطان کے اس بہکاوے میں ہرگز نہ آئیں کہ "ارے تیری دعا کیا سنیں گے تیرا منہ اس قابل کہاں" وغیرہ.........اس لئے اپنا منہ اور اپنے گناہ نہ دیکھیں بلکہ اللہ تعالیٰ کی صفتِ کرم دیکھیں اور استخارہ خود ہی کریں۔

(۳) کسی بھی حدیث سے ثابت نہیں کہ استخارے کا عمل کرنے کے بعد خواب میں جواب آئے گا یا حل معلوم ہوگا بلکہ صرف اور صرف حالات پر نظر رکھیں کہ جس کام کے لئے استخارہ کیا ہے، اس کی موافقت میں حالات بن رہے ہیں یا کام میں کوئی رکاوٹ پڑ رہی ہے، پھر ان سب نوعیّتوں کو سامنے رکھ کر دیکھیں کہ دل کس بات پر جم رہا ہے۔ اسی کی موافق عمل کریں۔ اگر ایک بار اس عمل سے کسی بھی صورت پر دل نہ کھلے تو سات بار یہی عمل کریں۔ خواہ سات دن تک یا ایک ہی موقع پر دو دو رکعات کر کے چودہ رکعات نوافل ادا کریں اور ہر دو رکعات کے بعد استخارہ کی دعا مانگیں۔ بس سنت طریقہ یہی ہے ان کے علاوہ جتنے طریقے لوگوں میں رائج ہیں وہ سب خلافِ سنت ہیں۔ مثلاً رخ مڑ جائے گا، پاؤں ہل جائے گا وغیرہ۔ لہذا سنت طریقے پر اکتفا کریں۔

بعض حضرات کا کہنا یہ ہے کہ استخارہ کرنے کے بعد خود انسان کے دل کا رجحان ایک طرف ہو جاتا ہے، بس جس طرف رجحان ہو جائے وہ کام کرلے، اور بکثرت ایسا رجحان ہو جاتا ہے۔ لیکن بالفرض اگر کسی ایکطرف دل میں رجحان نہ بھی ہو بلکہ دل میں کشمکش موجود ہو تو بھی استخارہ کا مقصد پھر بھی حاصل ہے، اس لئے کے بندہ کے استخارہ کرنے کے بعد اللہ تعالیٰ وہی کرتے ہیں جو اس کے حق میں بہتر ہوتا ہے۔ اس کے بعد حالات ایسے پیدا ہو جاتے ہیں پھر وہ ہی ہوتا ہے جس میں بندے کی خیر ہوتی ہے اور اس کو پہلے سے پتا بھی نہیں ہوتا۔ بعض اوقات انسان ایک راستے کو بہت اچھا سمجھ رہا ہوتا ہے لیکن اچانک رکاوٹیں پیدا ہو جاتی ہیں اور اللہ تعالیٰ اس بندے کو اس سے پھیر دیتے ہیں۔ لہذا اللہ تعالیٰ استخارہ کے بعد ایسے اسباب پیدا فرماتے ہیں کہ پھر وہی ہوتا ہے جس میں بندے کے لئے خیر ہوتی ہے۔ اب خیر کس میں ہے؟ انسان کو پتہ نہیں ہوتا لیکن اللہ تعالیٰ فیصلہ فرما دیتے ہیں۔

اب جب وہ کام ہوگیا تو اب ظاہری اعتبار سے بعض اوقات ایسا لگتا ہے کہ جو کام ہوا وہ اچھا نظر نہیں آ رہا ہے' دل کے مطابق نہیں ہے' تو اب بندہ اللہ تعالیٰ سے شکوہ کرتا ہے ' کہ یا اللہ: میں نے آپ سے مشورہ اور استخارہ کیا تھا مگر کام وہ ہوگیا جو میری مرضی اور طبیعت کے خلاف ہے اور بظاہر یہ کام اچھا معلوم نہیں ہور ہا ہے۔ اس پر حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا ہے کہ ارے نادان: تو اپنی محدود عقل سے سوچ رہا ہے کہ یہ کام تیرے حق میں بہتر نہیں ہوا' لیکن جس کے علم میں ساری کائنات کا نظام ہے' وہ جانتا ہے کہ تیرے حق میں کیا بہتر تھا اور کیا بہتر نہیں تھا' اس نے جو کیا وہی تیرے حق میں بہتر تھا بعض اوقات دنیا میں تجھے پتہ چل جائے گا کہ تیرے حق میں کیا بہتر تھا اور بعض اوقات پوری زندگی میں کبھی پتہ نہیں چلے گا' جب آخرت میں پہنچے گا تب وہاں جا کر پتہ چلے گا کہ واقعہ یہی میرے لئے بہتر تھا۔

اسی طرح یہ بھی خیال رہے کے استخارہ کے ساتھ مشورہ کا اہتمام ہو۔ مشورہ استخارہ سے بھی زیادہ اہم ہے' دیندار' تجربہ کار' راز دار لوگوں سے مشورہ ضرور کریئے' جس قسم کا کام ہو تو اس فن اور اس شعبہ کے ماہر سے مشورہ کریں۔